فضائلِ مدینہ منورہ

تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

Vist Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مدینہ ھی مدینہ

الحمدللہ مدینے پاک کی مہکی مہکی فضاؤں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لُطف اور سُرور حاصل کرنے کے لئے آج بھی لاتعداد عاشق جوق در جوق (گروہ در گروہ) اِس مُنوّر شہر کی حاضری کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ کتنی کیف آور (سرور پیدا کرنے والی) بات ہے کہ اس شہر کو مدینہ مُنوّرہ بنانے والے شاہِ انبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام آج بھی مدینہ پاک میں موجود ہیں اور یہ فرمان تو عاشق کی جان ہے۔

"جس نے میری قبرِ اَنور کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔"

اے آنکھو! تصوّر ہی میں ان کا نقشہ جماؤ

روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہیں جس کی اتنی تعریف کی گئی ہو جتنی کہ مدینے پاک کی تعریف کی گئی ہے۔ مدینے پاک کی مٹی کو شفاء کہا گیا۔ مدینے پاک میں جنت کی کیاری ہے واہ! مدینے پاک میں عرشِ اعلیٰ واَرفع ایک مقام ہے وہ مقام جہاں پیارے تاجدار والیٔ بیکساں ﷺ کا جسمِ اَطہر موجود ہے۔

یہ کتاب "فضائلِ مدینہ مُنوّرہ" کے فضائل پر عالی شان کتاب ہے۔ اس میں حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب مدظلہ العالی نے معتبر کُتُب سے فضائلِ مدینہ مُنوّرہ جمع کر دیئے ہیں۔ اِس کے مطالعہ سے عَظمتِ مدینہ قَلب (دل) میں راسخ (مستحکم) ہوتی ہے اور شوقِ مدینہ مزید بڑھتا ہے۔

ربِّ قدیر کا کرم ہے کہ اِس کتاب کی اِشاعت کا کام اَنجمن اَنوارُ القادریہ کے حصّہ میں آیا۔ انجمن اَنوارُ القادریہ اِس کتاب کو شائع کر کے بڑی مسرَّت (خوشی) محسوس کر رہی ہے کیوں کہ جانِ ایمان ﷺ تو مدینہ پاک میں ہیں اور یہ کتاب "فضائلِ مدینہ مُنوّرہ" ہے۔

السَّلامُ مَعَ الاکرام

محمد آصف

جنرل سیکریٹری انجمن اَنوارُ القادریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

یہ کتابچہ (رسالہ) مدینہ طیّبہ کے فضائل پر مشتمل ہے۔ عزیزم محمد فیصل نقشبندی صاحب اور انجمن اَنوارُ القادریہ کے دیگر اَراکین نے فقیر کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ ان کے اَحباب مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اس اِشاعت میں فقیر اُویسی غُفِرَلہٗ بھی حصّہ لے چنانچہ یہ رسالہ اَحباب کو بھیج رہا ہوں۔ اس سے واضح ہوگا کہ جس شہر کی یہ فضیلتیں اور برکتیں ہیں اُس شہر والے محبوب ﷺ کی شانِ اَقدس کتنی بلند و بالا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ بطفیلِ حبیبِ اَکرم ﷺ یہ خدمت قبول فرمائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۴ شوال ۱۴۱۶ھ

☆.....☆.....☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

کثرتِ اسماء: مدینہ طیّبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اِس کے اَسماء (نام) ایک سو (۱۰۰) پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اِس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔ اَسماءِ الٰہی عزشانہ اور اَلقابِ حضرت رسالت جناب ﷺ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اُس کی رِفعت و عظمت بھی زیادہ ہے۔ روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسا کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض عُلماء نے کوشش کر کے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم و زیادہ اِس حد سے جمع کئے ہیں لیکن اِس کتاب میں صرف وہ نام لکھے جائیں گے جو اِس مقام کی شَرَافت اور کرامَت کی دلیل ہیں۔

طابَہ اور طیّبہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کو شاملِ حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سیدِ کائنات حضور ﷺ کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ طابَہ اور طیّبہ ہے اور اِن ناموں کا بولنا اِس کی طہارت (پاکی) کے سبب سے ہے اس لئے کہ شرک کی نَجاست (گندگی) سے یہ سرزمین پاک ہے اور اچھی طبیعتوں کے موافق (مطابق) ہے نیز اس کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اِس شہر شریف کے رہنے والے اِس کی مٹی اور اِس کے در و دیوار سے

ایسی عُمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتے۔ یہاں کے رہنے والوں کے سِوا اور صادِقین ومُحِبّین کے ذوق میں بھی یہ خوشبو پہنچتی ہے۔[1] چنانچہ ابو عبد اللہ عطّار نے کہا ہے:

بطیب رسول اللہ طاب نسیمھا فما المسك ما الكافور ما المندل الرطب[2]

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، باب للسلام عند الرأس المقدّس بحيث يكون على يساره الخ)

یعنی بوجہِ خوشبو رسول ﷺ کے خوشبودار ہو گئی اُس کی (مدینہ شریف کی ہوا بھی)۔ پس نہیں ہے ایسی خوشبو مُشک اور کافُور اور صَندل ورَطب (تر و تازہ اور سرسبز) میں۔

حضرت شِبلی ایک صاف باطِن اور اَہلِ دل عُلماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مُشک و عَنبر میں نہیں پائی جاتی اور یہ کوئی تعجُّب کی بات نہیں ہے اس لئے کہ جہاں پر حبیبِ خدا ﷺ کے سانسوں کی ہوا پہنچی ہو وہاں مُشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے۔

درآن زمین که نسیمی وزد ز طره دوست چه جای دم زدن نافه های تاتاریست[3]

یعنی

جہاں کہیں تری زلفوں کی بو پہنچ جائے وہاں پہ جائیں عبث نافہائے تاتاری

اور نیز تمام دنیا کی خوشبوئیں خاص کر گلِ سرخ (گلاب کا پھول) جو مشہور و معروف ہے اِس شہر پاک کی مخصوص خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

زنسیم جان فزایت، تن مرده زنده گردد زکدام باغ ای گل که چنین خوش است بویت

یعنی

ہوتا ہے مردہ زندہ خوشبو سے تیری اے گل وہ باغ کون سا ہے آیا ہے تو جہاں سے

حدیث شریف میں آیا ہے: إِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ[4] (مسند احمد، كتاب مسند البصريين)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ مدینہ طیّبہ کا نام طابہ رکھوں۔

---

[1] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 13/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

[2] (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الرابع في عمارة، "الفصل الثاني عشر "في العمارة المتجدّدة، 173/2 طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد، وجعله وقفا لله تعالى)

[3] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 14/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

[4] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَائِيِّ، 466/34، الحديث 20916، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

وَہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کا نام توریت میں طابَہ وطیّبہ ہے۔امام مالک رحمۃاللہ علیہ کا مذہب ہے کہ جو شخص مدینہ پاک کی زمین کو عدمِ طَیّب(ناخوشگوار)سے نسبت کرے اوراِس کی ہوا کو ناخُوش کہے وہ واجب التعزِیر(سزا کے قابل)ہے اُس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ صحیح کرلے۔[5]

زمانہ شہادت(زمانہ توحید)نشانِ نبوت(اعلانِ نبوت)سے پہلے مدینہ شریف کو یَثرِب واَثرب کہتے تھے۔رَسولُ اللہ ﷺ نے اپنے رب کے حکم سے اِس کا نام طابَہ اور طیّبہ رکھا۔لوگ کہتے ہیں کہ یَثرِب(جو کہ مدینہ منورہ کا قدیم نام ہے)حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک قوم کا نام ہے جب اُن کی اولاد مُتفرّق (مختلف)شہروں میں آباد ہوئی تو یَثرِب خاص مدینہ پاک کا نام ہے یااس جگہ کا جو اُحد پہاڑ کی غَربی جانب میں واقع ہے جس میں کثرت سے کھجور کے درخت اور چشمے تھے۔اَکثر عُلماء نے اِسی قول کو ترجیح دی ہے اور نیز اَثارِب کا لفظ یعنی جمع کا لفظ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔[6]

اِبنِ زُبالہ جو مورّخینِ مدینہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں اور مِن جُملہ(سب کے سب)اَصحابِ مالک رحمۃاللہ علیہ سے ہیں نیز دوسرے حضرات نے بھی عُلماء سے روایت کیا ہے کہ مدینہ مُنوّرہ کو یَثرِب نہ کہیں۔امام بخاری رحمۃاللہ علیہ کی تاریخ میں ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مدینہ مُنوّرہ کو یَثرِب کہے تواُس کو لازم ہے کہ اِس کی تَلافی اور تَدارُک(بدلے)میں دس مرتبہ مدینہ کہے[7]اور امام احمد اور ابویعلٰی نے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ کو یَثرِب کہے تو چاہیے کہ جنابِ باری تعالٰی میں اِستغفار کرے کیونکہ اِس کا نام طابَہ ہے۔[8]اِنہی روایات کے مثل دوسری بھی روایات آئی ہیں لفظِ یَثرِب سے کَراہت(ناپسندیدگی)کی وجہ یہ ہے کہ اِس کے معنی فَساد(بگاڑ اور خرابی)کے ہیں یا مؤاخَذہ(گرفت)اور عذاب کے ہیں۔اِن سب باتوں کے علاوہ یَثرِب ایک کافر کا نام بھی ہے لہٰذا اُس کے نام پر اِس مقام شریف کا نام رکھنا جس کی عزت غُبارِ شرک(شرک کی دُھول)اور کفر سے پاک وبَری ہے کسی طرح مناسب نہیں ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے:یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ(پارہ۲۱،سورۃ الاحزاب،اٰیت۱۳)

ترجمہ:اے مدینہ والو یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔

بعض منافقوں کی زبان سے ہے کہ مدینہ مُنوّرہ کا نام اس نام سے رکھ کر مُنافقت کرتے تھے(یعنی وہ مدینہ کو یثرب کے نام سے موسوم کرکے ناپسندیدہ معنی لیتے)اور بعض اَحادیث میں بھی مدینہ مُنوّرہ کا نام یَثرِب آیا ہے۔اِس کے متعلق جواب میں عُلماء کہتے ہیں کہ یہ مُمانَعت(مناہی/روک ٹوک)سے پیشتر(پہلے)کا ہے۔[9]

وَاللہ اَعْلَمُ

---

[5] (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى . الباب الأوّل في فضلها ومتعلقاتها وفيه عشرة فصول. 45/1 طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد. وجعله وقفا لله تعالى)

[6] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، ج1 ص14 الی 15، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

[7] (التاريخ الكبير. باب ح. 217/6. الحديث 2211. دار الفكر)

[8] (مسند الإمام أحمد بن حنبل. حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. 483/30. الحديث 18519. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى. 1421 هـ 2001 م)

[9] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 15/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

اَرْضُ اللّٰہ: مِن جُملہ(تمام) اور ناموں کے اس بُقعہ شریفہ (زمین کا ایسا ٹکڑا جو دوسرے ٹکڑوں سے ممتاز ہو یعنی مدینہ شریف) کا نام اَرْضُ اللّٰہِ(اللہ کی زمین) اور اَرْضُ الھِجْرَت(ہجرت والی زمین) بھی ہے اور آیۃ کریمہ: اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا(پارہ۵، سورۃالنساء، اٰیت۹۷)

﴿**ترجمہ:** کیااللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔﴾ان دونوں ناموں کے ہونے کی دلیل ہے۔[10]

اکالۃ البُلدان واکالۃ القُرٰی بھی اِس بات کی گواہ ہے کہ تمام شہروں پر اس کو غَلَبہ ہے اور اِس کے اَحکام بھی تمام اَطرافِ عالم پر غالب ہیں نیز غنیمتیں اور خزانے جو یہاں آتے ہیں اس کے اَلقاب سے ہے اور بعض عُلماء نے اِس معنی کو غَلَبہ فِضیلت اور عظمتِ رُتبہ پر محمول (قیاس) کیا ہے یعنی تمام فضیلتیں اِس کی عظمت کے مقابلہ میں ہیچ(ادنیٰ) ہیں جیسا کہ مکّہ مکرّمہ کو اُمُ القُری کہتے ہیں۔ یہ نام تمام شہروں کے مقابلے میں اِس کی اصلیّت کے ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ اکالۃ القُریٰ کی بہ نسبت اُمُّ القُریٰ زیادہ اچھا ہے اِس لئے کہ اگر اِس کو ماں کہا جائے تو چونکہ اُس کے ساکنان(باشندوں) کو کبھی اِضمحلال(افسردگی) نہیں ہے اس لئے ماں ہونے کا حق ادا ہو جاتا ہے۔[11]

ایمان: اس کا ایک نام ایمان بھی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(پارہ۲۸، سورۃالحشر، اٰیت۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے پہلے سے اِس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا۔

شان میں اَنصار اور تعریف میں مِحبّانِ عالی اِقدار(مہاجرین صحابہ) کے نازل ہوئی ہے۔[12] یہ شہر مکّہ مکرمہ مَظہَر(ظاہر ہونے کی جگہ) ہے ایمان کے اَحکام کا اور یہی ایمان کا سرچشمہ(منبع) ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان کا فرشتہ جو ایمان والوں کے دلوں پر ایمان اِلقا(ڈالتا) اور اِلہام کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مدینہ کا رہنے والا ہوں اور ہر گز اِس شہر سے باہر نہ جاؤں گا۔[13] جب اِس بات کو حیا کے فرشتہ نے سُنا تو کہنے لگا کہ میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور کبھی تجھ سے جُدا نہ ہوں گا۔ خُوب سمجھ لینا چاہیے کہ حیا اور ایمان یہ دونوں صِفتیں رسولِ اکرم ﷺ کے شہر پاک میں مُجتَمع(جمع) اور ایک دوسرے کے لئے لازم ہو گئی ہے۔ اَلحَیاءُ مِنَ الْاِیمَانِ[14] یعنی حیاء ایمان کا جُز ہے۔(صحیح البخاری، کتاب الادب)

---

[10]) (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الأوّل في فضلها ومتعلقاتها وفيه عشرة فصول، 27/1 طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد، وجعله وقفا لله تعالى)

[11]) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، البحرة والبحيرة، 15/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[12]) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 16/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

[13]) (سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب بعض فضائل المدينة الشريفة، الباب الثاني في أسماء المدينة مرتبة على حروف المعجم، 286/3، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[14]) (صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب: الحياء من الإيمان، 14/1، الحديث 24، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

البارّة والبرّة: بڑائی اور بھلائی کے معنوں میں ہے یہ بھی اِسمِ صِفَتی (اس لفظ کو کہا جاتا ہے جو کسی شخص یا چیز کی خصوصیت یا کسی شخص یا چیز کے اچھے اور برے وصف کو ظاہر کرے) اُسی مکان نیک علامت کے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ جگہ خزانہ ہے نیکیوں کا اور معدن (کان) ہے بھلائی کا۔[15]

بلد: ایک نام بلد بھی ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (پارہ ۳۰، سورۃ البلد، آیت ۱)

ترجمہ: مجھے اِس شہر کی قسم۔

اِس سے بھی بقول بعض مُفَسّرین کے مدینہ ہی مراد ہے۔ اس وجہ سے کہ حضور ﷺ تاحیات (ظاہری زندگی تک) یہیں اِقامت فرما (سکونت پذیر) رہے اور بعدِ ممات دُنیوی (پردہ فرمانے کے بعد) بھی اِسی جگہ ہیں۔ اِس لئے اِس شہر پاک کو یہ بُزرگی اور لباسِ شرافت عطا ہوا ہے لیکن اَکثر عُلماء کے بقول اِس آیت شریفہ سے مکّہ مُعظمہ مراد ہے اور چونکہ یہ مکّہ مکرمہ ہی میں نازل ہوئی ہے اس لئے اِس قول کو ترجیح ہے۔[16] واللہ تعالیٰ اعلم

بَیتِ رَسولُ اللہ ﷺ: بَیتِ رَسولُ اللہ ﷺ (رسولُ اللہ ﷺ کا گھر) بھی اِس کے اَلقاب شریف سے ہے اور اِس نام کے رکھنے کی وجہ اِس نِسبت کریم کے ساتھ کمال درجہ کی واضح اور ظاہر ہے جیسا کہ مکّہ مکرمہ کو بیت اللہ (اللہ کا گھر) کہتے ہیں۔ اِسی طرح اِس شہرِ پاک کو بیتِ رسول ﷺ کہنا جائز ہے۔

زہے سعادت آں بندہ کہ کرد نزول　　گہے بہ بیت خدا وگہے بہ بیت رسول[17]

الجابرة والجبارة: جابِرہ وجبّارہ بھی اِس مقامِ عزتِ اِنتظام کے ناموں سے ہے اور حدیث للمدینة عشرة أسماء[18] ﴿یعنی مدینہ کے دس نام ہیں۔﴾ چند روایات سے اوّل (شروع) کے دو ناموں پر دلالت کرتی ہے اور تیسرا نام جبّارہ ہے جس کو "کتاب النواحی" کے مُصنّف نے توریت سے نقل کیا ہے۔[19] اِس کا نام جبر رکھنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شِکستہ دلانِ غریب (غریب لوگوں) کو مالدار اور بے کَسوں (بے سہاروں) اور فقیروں کا سہارا دینا اس کا کام ہے۔[20]

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة)

اور اس کے علاوہ مغروروں (تکبر کرنے والوں) کو شِکستہ (بے بس) کرنا سرکشوں کو اِطاعت (حکم ماننے) پر مجبور کرنا، دوسرے شہروں پر اس لئے جبر و قہر کرنا کہ اسلام لاؤ، مسلمان بن جاؤ، ایک اللہ کے تابعدار رہو۔

---

[15] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، البحرة والبحيرة، 15/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[16] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 16/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

[17] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 16/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

[18] (تاريخ المدينة لابن شبة، ما جاء في أسماء المدينة، 104/1، الحديث 481، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1417 هـ 1996 م)

[19] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، البحرة والبحيرة، ج 1 ص 16 الى 17، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[20] (فتح الباري شرح صحيح البخاري، (قَوْلُهُ بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ)، 89/4، تحت الحديث 1871، الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379)

مجبورہ: مجبورہ بھی اس کا نام وارِد ہوا ہے۔اس لئے کہ سید الانبیاء ﷺ کی سُکونَت کے لئے حیَات و مَمات میں حکمِ الٰہی سے مجبور ہے۔[21]

جزیرۃُ العرب:اور جزیرۃُ العرب بھی بقول بعض محدّثین کے أخرجوا المشركين من جزيرة العرب[22]

﴿یعنی مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو۔﴾ میں جزیرۃُ العرب سے مدینہ مُنوّرہ مراد ہے اگرچہ بقول دیگر حضرات اس آیت سے تمام ملکِ حِجاز مراد ہے۔[23] (صحيح صحيح البخاري، كتاب الجزية)

مُحِبَّہ، حَبیبہ، مَحبُوبہ:اور مُحِبّہ وحَبیبہ و محبوبہ اس کے مرغوب(پسندیدہ) و مخصوص ناموں میں سے ہیں۔حدیث شریف میں ہے:

«اللهم حبّب إلينا المدينة[24] (موطا مالک، صحيح البخاری، كتاب الحج، مسند احمد، كتاب باقی مسند الانصار)

یعنی اے اللہ محبوب کردے تو ہماری طرف مدینہ کو مثل محبتِ مکّہ کے۔

حَرَم وحَرَمِ رَسولُ اللّٰہ ﷺ: حَرَم و حرمِ رَسولُ اللہ ﷺ بوجہِ شرافتِ نسبت کے بھی اس کا لقب ہے۔

مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے: المدينة حرم[25] (صحيح مسلم، كتاب الحج)

یعنی مدینہ حَرَم ہے۔

إني حرمت ما بين لابتي المدينة كما حرم إبراهيم مكة[26]

(صحيح مسلم، كتاب الحج، مسند احمد بن حنبل عن ابی قتادہ رضی الله عنه، كنز العمال بحواله حم والرويانی،)

یعنی الٰہی! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حَرَم کردیا جس طرح تونے زبانِ ابراہیم پر حَرَمِ محترَم کو حَرَم بنایا۔

حَرَمِ مدینہ کہاں تک ہے؟اِس کی حد قائم کرنے میں عُلماء کااِختلاف ہے۔اِس کا ذکر اپنی جگہ پر کریگے اور ممکن ہے اِن اوراق میں بھی اس کا ذکر کیا جائے۔ان شاء الله تعالیٰ

---

21) (ايضا)

22) (صحيح البخاري، كتاب الجزية، باب إخراج اليهود من جزيرة العرب، 99/4، الحديث 3168، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

23) (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الأوّل في فضلها ومتعلقاتها وفيه عشرة فصول، ج 1 ص 34 الى 35، طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد، وجعله وقفا لله تعالى)

24) (صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء برفع الوباء والوجع، 80/8، الحديث 6372، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

25) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، 999/2، الحديث 1371، دار إحياء التراث العربي بيروت)

26) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الترغيب في سكن المدينة والصبر على لأوائها، 1003/2، الحديث 1374، دار إحياء التراث العربي بيروت)

حسنہ: حَسَنہ بھی اس کا نام ہے۔ حسن اس وجہ سے ہے کہ باغات، چشمے، کنوئیں اور بلند و بالا پہاڑ، کشادہ فضائیں، عمارتوں کے قبّے اور مشاہد و مزارات اس میں شامل ہیں نیز نور نے اس کا اِحاطہ کر لیا ہے۔ حُسنِ باطنی (فطری یا طبعی خوبی) بوجہ وُجودِ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ مقدّس کے جو شاہِد وَ مشہود (گواہ اور گواہی یافتہ) پروردگارِ عالم کا ہے اور مقصود تمام نیکیوں کا اور وجود آل و اَصحاب اور آپ ﷺ کے مُتَّبِعین (پیروکار) کا کہ جامع (اکٹھا کرنے والے) تمام برکات اور جَمیع کرامات کے ہیں۔ یہ سب خوبیاں اِسی مدینہ پاک کی سرزمین کو حاصل ہیں۔

عَرَفَ مَنْ ذَاقَ وَوَجَدَ مَنْ عَرَفَ

یعنی پہچان لیا جس نے چکھا اور پایا جس نے پہچانا۔[27]

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

ومن مذهبي حبّ الدّيار لأهلها ... وللنّاس فيما يعشقون مذاهب[28]

(التمثيل والمحاضرة. الفصل الثاني في سياقة ما يجري مجرى الأمثال. باب النساء)

یعنی میرا مذہب ہے کہ محبت و مکان اس کے ساکنان (باشندوں) کی وجہ سے ہے اور واسطے ان لوگوں کے جو عشق رکھتے ہیں مختلف مذہب ہیں۔

خدا کی قسم قطعِ نظر (ماسوا)، باطنی لذتوں اور حضورِ قَلب (قلب کا خلق سے ہٹ کر حق تعالیٰ کے ساتھ حاضر ہونا) کے یہ نتیجہ ہے سچی محبت اور اِعتقاد کا۔ اصل حُسن و زیبائی (خوبصورتی) جو قَلبی (دل کی) آنکھوں سے حاصل ہوتی ہے وہ اِسی شہر پاک میں ہے کسی دوسرے شہر میں تو دیکھی نہ سُنی۔ البتہ بعض دوسری جگہوں میں جو نورانیت نظر آتی ہے وہ اِسی مقام کی حُسن و زیبائی (خوبصورتی) ہے اسی جگہ کے چمکارے (دلاسا دئے ہوئے ہے) اور آثار و برکات اس میں سایہ فگن (مددگار و معاون) ہے جیسا کہ شہر دہلی اور اِسی جیسے دوسرے مقام۔ اِسی درسگاہ کے خادِم و خاکسار وہاں بھی سوئے ہوئے ہیں۔

ہر کجا نوریست تاباں باکمال ظاہر است از آفتاب ایں جمال[29]

خَیِّرہ و خَیْرَہ: بھی اس بزرگ مقام کا نام ہے کہ جامع (اکٹھا کرنے والا) ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون[30] (صحيح مسلم. كتاب الحج.، مسند احمد. كتاب مسند العشرة المبشرين بالجنة)

یعنی مدینہ بہتر ہے ان کے لئے کاش کہ جانتے ہوئے۔

---

27) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 18/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

28) (التمثيل والمحاضرة. العشّاق والعشق. 211/1. الدار العربية للكتاب. الطبعة: الثانية. 1401 هـ 1981 م)

29) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 18/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

30) (صحيح مسلم. كتاب الحج. باب فضل المدينة. ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة. 992/2. الحديث 1363. دار إحياء التراث العربي بيروت)

حضرت سید دو عالم ﷺ نے شہروں کو فتح کرنے سے اور لوگوں کے منتقل ہونے سے وُسعتِ (فراخی) رزق کی طلب میں خبر دی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ اس شہر پاک کے یہ دونوں نام بھی ہیں۔

دارُالبَرّ ، الاِخْیَار ، دَارُالاِخْیَار ، دَارُالاِیْمَان ، اَلْسُنَّة ، دَارُالاِسْلَام ، دَارُالفَتْح ، دَارالِهجْرَة ، قُبَّةُ الاِسْلَام سب کے سب اَلقاب اس مقام شریف کے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو تروتازہ و پاک رکھے۔[31]

شافِیَه: شافیہ بھی اِسی کا نام ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ خاکِ مدینہ (مدینہ کی مٹی) ہر مرض کے لئے شفاء ہے یہاں تک کہ جُذام (ایک سے دوسرے کو لگنے والا مرض/کوڑھ) اور بَرَص کے لئے بھی مدینہ مُنوّرہ کے پھلوں سے بھی شفاء طلب کرنا حدیثِ صحیح سے ثابت ہے اور بعض عُلماءِ مُتَقَدّمین کے بقول کتاب "اسماءِ مدینہ" اور اُس کے حَواشی سے بُخار اور مریض کے بھی صحت یاب ہونے کے بارے میں حدیث آئی ہے اور اَمراضِ قلب اور گناہ لگی بیماری سے بھی شفاء یاب ہونا لازم ہے نیز اس مکان شریف میں وارِد ہونا انجام مَحمود ہے۔[32]

عاصِمَه: عاصِمہ بھی اِسی کا نام ہے جو ایذائے مشرِکین سے مہاجرین کے محفوظ رہنے کی وجہ سے ہے یہی وجہ نہیں بلکہ تمام ساکنان (باشندے) اور قاصدان اِس مقامِ رحمتِ آئین کا جُملہ (تمام) آفات اور خطراتِ دنیا و دین سے محفوظ رہنے کی وجہ سے بھی یہ نام ہے اور اگر نام مَعصومہ رکھا جائے جس کے معنی محفوظ کے ہیں تو یہ اس وجہ سے ہوگا کہ یہ بعض سَرکش و جبّار لوگوں سے ابتداء میں لشکرِ موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیٰ نبیّنا علیہ السلام محفوظ رہا اور آخر میں بوجہِ برکت نبی ﷺ کے دجّال اور طاعون سے اور ہر مکروہ (ناپسندیدہ) و منحوس سے محفوظ رہے گا اس نام کو جائز رکھتے ہیں یا لفظ عاصِمہ کو مَعصومہ کے معنی میں لے لیں تو جائز ہے۔[33]

غَلْبه: غَلْبہ یہ اس کے پرانے ناموں میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہی نام لیا جاتا تھا چنانچہ یَثرِب اور غَلْبہ و تَسَلُّط اور قہر لازم وُرود اور نُزول میں اس عظمت والی زمین کے آیا ہے جو شخص اس میں داخل ہوتا ہے آخر کار صفتِ غَلْبہ اور علامتِ شُہرَت سے موصوف (متصف) ہو جاتا ہے۔ یہود، عَمالِقہ پر غالب ہوئے اور اَوس و خَزرَج یہود پر اور اِسی طرح سے مہاجرین اَوس و خَزرَج پر اور عَجمی مہاجرین پر۔[34] اِلّا مَاشَاءَ الله

الفاضِحة: فاضِحہ (گندگی دور کرنے والا) بھی ایک نام ہے۔ اس لئے کہ بَد اِعتقاد (برا عقیدہ رکھنے والے) اور بَدکار (برا کام کرنے والے) لوگ اس میں پوشیدہ (چُھپا) نہیں رہ سکتے۔ آخر کار ذلّت و رُسوائی کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے غَضَب سے بچائیں۔[35]

---

31) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، البحرة والبحيرة، ج 1 ص 18 الى 19، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

32) (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الأوّل في فضلها ومتعلقاتها وفيه عشرة فصول، 43/1، طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد، وجعله وقفا لله تعالى)

33) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، العروض، 21/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

34) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 19/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

35) (خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الأوّل في فضلها ومتعلقاتها وفيه عشرة فصول، 47/1، طبع على نفقة السيد: حبيب محمود أحمد، وجعله وقفا لله تعالى)

مُؤمِنَہ: مؤمِنَہ بھی اِس مکان شریف کا نام ہے بوجہِ اس بات کے کہ اِس میں اَہلِ ایمان کی سُکونَت ہے اور یہیں سے ایمان کے اَحکام نکلے ہیں اور اسلام کے شَعائر (نشانیوں) کا مرکز بھی یہی ہے اور جس طرح نفع اور برکت واُلفَت (محبت) مومن کی علامات میں سے ہیں۔اِسی طرح مدینہ پاک میں بھی یہ اَوصاف ظاہر ہیں اور اگر کلمہ کو اپنے حقیقی معنوں پر رکھیں تو اِحتِمال (امکان) رہتا ہے کہ یہ شہر پاک بھی حضور ﷺ سے گویا (لب کشا/ مخاطب) ہوا۔[36] حدیثِ صحیح میں اُحد پہاڑ کی بابَت (بارے میں) واقع ہوا ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص (خاص) ہے اور یہ اس مُدّعا (جس کا دعویٰ کیا گیا ہو) پر واضح دلیل ہے کہ سرزمینِ مدینہ بھی ایمان لے آئی ہے۔[37]

حدیث شریف میں آیا ہے: والذي نفسي بيده إن تربتها لمؤمنة[38] (سبل الهدى والرشاد)

یعنی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خاکِ مدینہ مومن ہے۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ توریت میں اس کا نام مؤمِنَہ ہے[39] مُبارک بھی اِسی شہر کا لقب ہے اور حدیثِ صحیح میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے مدینہ اور اُس کی تمام چیزوں کے لئے یہاں تک کہ مُد و صَاع (یہ پیمانوں کے نام ہیں) کے واسطے بھی دعا کر کے فرمایا ہے کہ اے خدا اِس کی برکت زیادہ کر جیسی کہ مکّہ میں خیر و برکت کی ہے[40] اور اس دعا کا ظُہور و مشاہدہ کرنا برکات کا اس شہر شریف میں ظاہر اُمور سے ہے اس میں شک اور تَرَدُّد (تذبذب/ ہچکچاہٹ) کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مَحبورَہ: محبورَہ جو مُشتَق (ماخوذ) ہے اِسی شہر مقدّس کا نام ہے۔ محبار اس زمین کو کہتے ہیں جو سبزیات کو جلد اُگائے اور بہت نفع والی ہو اس بات کا وجود سرزمینِ مدینہ میں مُعائنہ اور مشاہدہ کیا گیا ہے۔[41]

مَحروسہ و مَحفوظہ اور مَحفوفہ: مَحروسہ و محفوظہ اور محفوفہ ان ناموں کی وجہ تسمیہ بعض اَسماءِ مذکورہ کے معنی سے ظاہر ہو گئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ پاک کی گلیوں کے دونوں سروں (آغاز) پر فرشتے بیٹھے ہوئے اس کی پاسبانی (نگہبانی) کرتے ہیں۔[42]

---

36) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، العروض، 23/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

37) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 19/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

38) (سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب بعض فضائل المدينة الشريفة، الباب الثاني في أسماء المدينة مرتبة على حروف المعجم، 291/3، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

39) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، العروض، 23/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

40) (صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب: المدينة تنفي الخبث، 23/3، الحديث 1885، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

41) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 20/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

42) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَائِيِّ، 184/16، الحديث 10264، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

مَرحومہ و مَرزوقہ: مرحومہ (جس پر رحمت کی گئی ہو) و مرزوقہ (جسے رزق دیا گیا) پہلا نام توریت سے نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ مکان اور ٹھکانہ رَحمۃ للعالمین کا اور جائے نُزول اَرحم الرّاحمین کی ہے اور رحمتِ عام و خاص یعنی اَہلِ عالم پر رزق حِسّیہ جسمانیہ اور مَعنوِیہ و روحانی کا پہنچنا ہے لیکن یہ بات خاص کر شیدائی بابِ توکل کے لئے پے در پے (مسلسل) ہے۔[43]

مِسکینہ: مِسکینہ اس کی وجہِ تسمیہ خلاصہ سے مؤمِنَہ کے نام میں ظاہر ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مدینہ کو خطاب فرمایا: أَنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلْمَدِينَةِ يَا طَيِّبَةُ وَيَا طَابَةُ وَيَا مِسْكِينَةُ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ[44]

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة)

یعنی پروردگارِ عالم نے رسولِ خدا ﷺ کے مدینہ کو خطاب کیا کہ اے زمین پاک اور اے بُقعہ مُطَہَّر اور اے مکانِ مسکین خزانوں کو قبول مت کر اور اپنی مِسکینِیَّت کے ساتھ موافقت کر۔

لیکن حقیقت میں یہ خطاب اس کے باشندگان (ساکنان) سے ہے تاکہ مِسکینِیَّت اور غُربَت کی صفت سے کہ اس کی اصل خُشوع و خُضوع (عاجزی و انکساری) ہے۔ موصوف (خُشوع و خُضوع کی صفات کے ساتھ متصف) رہیں اور اہلِ دنیا و اَصحابِ ثَروت (دولتمند) جو اس صفت پر نہیں ہیں رَغبت نہ کریں۔[45]

اللهم أحيني مسكينا، وأمتني مسكينا، واحشرني في زمرة المساكين[46] اعنی فی اهل بلدة حبيبک سيد المرسلين صلى الله عليه وآله واصحابه اجمعين (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد)

یعنی اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکین ہی بنا کر وفات دے اور قیامت میں انہی کے ساتھ حشر کر۔

مُسلِمہ: مُسلِمہ مثلِ مؤمِنَہ کے اس کے اَسمائے شریف سے ہے۔ ایمان اور اسلام نام ایک ہے لیکن کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ ایمان میں رِعایت معنی تَصدیقِ قَلبی (دل سے تصدیق کرنے) کے ہیں جو اُمورِ باطنہ (پوشیدہ امور) سے ہے اور اسلام میں اِقرار و اِنقیاد (اطاعت) کی جانب کا لحاظ ہے جو کہ اَحکامِ ظاہری ہیں لیکن ان دونوں ناموں میں اَمان و سلامتی ہے۔[47]

---

43) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، العروض، 26/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

44) (فتح الباري شرح صحيح البخاري، (قَوْلُهُ بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ)، 89/4، تحت الحديث 1871، الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379)

45) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 20/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

46) (سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء، 1381/2، الحديث 4126، دار إحياء الكتب العربية)

47) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، العروض، 27/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

مُطیّبہ و مُقَدَّسہ: مطیّبہ مقدَّسہ قریب قریب پہلے ناموں کے معنی میں ہیں۔طَیّب اور پاکی نیز طہارت وصفائی اور نَزاکت (لطافت) اس شہر شریف کے لوازِمِ ذاتیہ (ضروری سامان) سے ہیں مقرِ قَرار سے ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللھم اجعل لنا بھا قرارا ورزقا حسنا [48] (کنز العمال)

یعنی اے اللہ تو کردے ہمارے لئے اس شہر میں قرار اور رزق عمدہ۔

مَکینہ: مکینہ بھی مدینہ مُنوّرہ کا نام ہے۔ باعتبار اس عزت اور درجہ کے جو اس کو دربارِ خداوندی سے حاصل ہے۔

ناجیہ: ناجیہ نجات سے یا ناجاہ سے مُشتَق (نکلا ہوا) ہے یعنی خوش کیا اس کو یا نجوہ سے (مُشتَق ہے) کہ بلند زمین کو کہتے ہیں اور تمام معنوں کی وجہیں مدینہ پاک میں ظاہر اور واضح ہیں۔ [49]

المدینہ: المدینہ اس مقام شریف کے مشہور ناموں اور بلدۂ عظیم (عظیم شہر) کے معروف اَعلام (مشہور ناموں) میں سے ہے۔ لغت میں مدینہ ایسے مقام کا نام ہے جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو اور شہر کے درجہ کو پہنچا ہو۔ جو تمام گاؤں سے بڑا ہے۔ شہر مدینہ اور بلدۃ درمیانی ہیں اور بعض نے شہر اور مدینہ کو ایک درجہ میں رکھا ہے لیکن یہ تحقیق علمِ لغت کی ہے اور اب مدینہ نام مدینۃُ الرَّسول ﷺ کا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر مطلقاً مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شہرِ مُعَظّم مراد ہوتا ہے اَہلِ عرب اپنے محاورہ میں اس کو الف لام کے ساتھ المدینہ بولتے ہیں اور اس قسم کے فرق لغتِ عرب میں بہت ہیں جیسا کہ نجم ہر ستارہ کو کہتے ہیں لیکن النجم الف لام کے ساتھ چند مخصوص ستاروں کا نام ہے کہ اس کو ثُریّا کہتے ہیں اگر کسی شخص کی نسبت دوسرے مدینوں کی طرف ہو تو اسے مدینی کہتے ہیں اور اگر نسبت مدینۃُ الرَسولُ اللہ ﷺ کے ساتھ ہو تو مدنی بولتے ہیں کلامِ الٰہی میں مدینہ کا نام اِسی نام سے چند جگہ آیا ہے اور توریت میں بھی یہی نام آیا ہے۔ [50]

سَیِّدُ البُلدان (شہروں کا سردار): حدیث شریف میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے: یاطیبة یاسید البلدان [51]

مدینہ کے فضائل کا بیان جس جگہ ہے وہاں یہ معنی واضح ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالی۔ مزید تفصیل اَسماء معہ تشریح فقیر کی کتاب "محبوبِ مدینہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن مجید: کسی مکان کی فضیلت مکین (اس کے رہنے والوں) کی بدولت ہوتی ہے۔ چنانچہ مُفَسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ

---

48) (سبل الهدى والرشاد، الباب الرابع في محبته صلى الله عليه وسلم لها، 297/3، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

49) (سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب بعض فضائل المدينة الشريفة، الباب الثاني في أسماء المدينة مرتبة على حروف المعجم، 294/3، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

50) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، المسكينة، 26/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

51) (كنز العمال، الباب الثامن: في فضائل الامكنة والأزمنة، فضائل المدينة وما حولها على ساكنها أفضل الصلاة والسلام، 259/12، الحديث 34939، دار إحياء الكتب العربية)

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ (پارہ۳۰، سورۃالبلد، اٰیت۱،۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب ﷺ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اس آیتِ کریمہ میں مکّہ مکرمہ کی قسم اِسی لئے یاد فرمائی گئی ہے کہ اس میں حضور ﷺ رونق اَفروز ہوئے۔ اسی لئے متفقہ فیصلہ ہے کہ مکّہ مکرمہ کو عزت و عظمت حضور ﷺ کی رونق اَفروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

فائدہ: جب مکّہ مکرمہ اور کعبہ شریفہ کو یہ شرف اور بزرگی حضور ﷺ کے ایک عرصہ اِقامت (رہائش) پذیر ہونے کی وجہ سے نصیب ہوئی تو مدینہ طیّبہ تو اس سے بڑھ کر شرف و بزرگی کا مُستحِق ہے کہ اس میں جب سے آقائے کائنات ﷺ رونق اَفزا ہوئے تو پھر جدائی نہ ہوئی اور نہ ہو گی یہاں تک کہ قیامت اور پھر قیامت کے بعد اِلی اَبدِ الآباد (ہمیشہ ہمیشہ)۔ اِس لئے یہ ایسی فضیلت ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ اِس عُمومی فضیلت کے علاوہ قرآن مجید میں خصوصیت سے چند آیات میں تصرِیح (وضاحت) ہے۔ فقیر ان آیات کو معہ حوالہ تَفاسیر عرض کرتا ہے۔

آیت نمبر ۱: وَالَّذِيۡنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالۡاِيۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ (پارہ۲۸، سورۃالحشر، اٰیت۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں دار و ایمان سے مراد مدینہ مُنوّرہ ہے۔ (وفاء الوفاء صفحہ ۹)

خود حضور اَکرم ﷺ فرماتے ہیں: المدينة قبة الإسلام ودار الإيمان[52] (المعجم الكبير للطبرانی، كتاب قطعة من المفقود)

یعنی مدینہ شریف قُبّۂ اسلام اور دارِ ایمان ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: «إن الإيمان ليأرز إلى المدينة، كما تأرز الحية إلى جحرها»[53]

(بخاری شریف، كتاب الحج، صحيح مسلم، كتاب الايمان، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، مسند احمد، كتاب باقی مسند المكثرين)

یعنی بے شک ایمان مدینہ مُنوّرہ کی طرف اس طرح کھینچا آتا ہے جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے۔

آیت نمبر ۲: وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً (پارہ۱۴، سورۃالنحل، اٰیت۴۱)

ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم اُنہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

فائدہ: اس آیتِ کریمہ میں حَسَنَۃ سے مراد مدینہ ہے کیونکہ مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے وہیں جگہ دی۔

---

52) (كنز العمال، الباب الثامن: في فضائل الامكنة والأزمنة، فضائل المدينة وماحولها على ساكنها أفضل الصلاة والسلام، 230/12، الحديث 34800، دار إحياء الكتب العربية)

53) (صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، وأنه يأرز بين المسجدين، 131/1، الحديث 147، دار إحياء التراث العربي بيروت)

عن قتادة قوله تعالى: {وقل رب أدخلني مدخل صدق وأخرجني مخرج صدق} [الإسراء: 80] «فأخرجه الله من مكة إلى المدينة مخرج صدق، وأدخله المدينة مدخل صدق»[54] (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الهجرة)

آیت نمبر۳: كَمَآ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَيۡتِكَ بِالۡحَقِّ (پارہ۹، سورۃ الانفال، آیت۵)

ترجمہ: جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا۔

فائدہ: اس آیتِ کریمہ میں مدینہ مُنوّرہ کو بَیتُ الرَّسول فرمایا گیا کیونکہ جب آپ ﷺ مدینہ مُنوّرہ سے بدر کی طرف نکلے تب یہ آیت نازل ہوئیں۔

آیت نمبر۴: وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ (پارہ۱۵، سورۃ الاسراء، آیت۸۰)

ترجمہ: اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا۔

فائدہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مُدۡخَلَ صِدۡقٍ سے مراد مدینہ مُنوّرہ اور مُخۡرَجَ صِدۡقٍ سے مراد مکّہ مکرمہ ہے۔[55] (المستدرک)

اَحادیثِ مبارکہ

حضور سرورِ عالم ﷺ نے دعا فرمائی: اللهم حبب إلينا المدينة كما حببت مكة أو أشد[56] (صحیح مسلم، کتاب الحج)

یعنی اے اللہ تو مدینہ مُنوّرہ کو ہمارا ایسا محبوب بنادے جیسا کہ مکّہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللهم إنك أخرجتني من أحب البلاد إلي، فأسكني أحب البلاد إليك[57]

(البداية والنهاية، كتاب سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الهجرة)

یعنی اے اللہ بیشک تو نے مجھے میرے محبوب ترین شہر سے نکالا تو اب مجھے اپنے محبوب ترین شہر میں بسا۔

فائدہ: یہ دعا یقیناً مُستَجاب (مقبول) ہوئی یہی وجہ ہے کہ آج ہر ایماندار کہتا ہے مدینہ، مدینہ۔

---

[54] (المستدرك على الصحيحين، كتاب الهجرة وقد صح أكثر أخبارها عند الشيخين، 4/3، الحديث 4260، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

[55] (المستدرك على الصحيحين، كتاب الهجرة وقد صح أكثر أخبارها عند الشيخين، 4/3، الحديث 4260، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

[56] (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الترغيب في سكن المدينة والصبر على لأوائها، 1003/2، الحديث 1376، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[57] (المستدرك على الصحيحين، كتاب الهجرة وقد صح أكثر أخبارها عند الشيخين، 4/3، الحديث 4261، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا، مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»، يَعْنِي الْمَدِينَةَ[58] (موطا مالک، کتاب الجهاد،)

یعنی رُوئے زمین پر مجھے اس ٹکڑے سے زیادہ محبوب کوئی ٹکڑا نہیں جس میں میری قبر ہو گی اور یہ تین مرتبہ فرمایا۔

فائدہ: ان اَحادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ مُنوّرہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضورِ اکرم ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا:

اذ الحبیب لایختار لحبیبه الا ماهو احب واکرم عنده[59]

یعنی محبوب اپنے محبوب کے لئے وہی اِختیار کرتا ہے جو اس کے لئے محبوب تر اور مُکَرَّم تر ہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

«إن إبراهيم حرم مكة ودعا لأهلها، وإني حرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة، وإني دعوت في صاعها ومدها بمثلي ما دعا به إبراهيم لأهل مكة»[60] (صحيح مسلم، كتاب الحج)

یعنی بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکّہ کو حَرَم بنایا اور اس کے مکینوں کے لئے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ طیّبہ کو حَرَم بنایا جس طرح اُنہوں نے مکّہ کو حَرَم بنایا اور میں نے مدینہ کو۔ اس کے پیمانوں (ذخائِر) میں اس سے دونی (دوگنی) برکت کی دعا کی جو اُنہوں نے اَہلِ مکّہ کے لئے کی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللهم بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مدينتنا، وبارك لنا في صاعنا، وبارك لنا في مدنا، اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك ونبيك، وإني عبدك ونبيك، وإنه دعاك لمكة، وإني أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة، ومثله معه[61]

(صحيح مسلم، كتاب الحج)

یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں اور ہمارے لئے ہمارے پیمانوں (ذخائِر) میں برکت فرما، اے اللہ بیشک (حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اُنہوں نے مکّہ مکرمہ کے لئے دعا کی اور میں ویسی ہی دعا مدینہ مُنوّرہ کے لئے کرتا ہوں اور اس سے بھی دوچند (زائد) کی دعا کرتا ہوں۔

---

58) (موطأ الإمام مالك، كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابُ الشُّهَدَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، 4/2، الحديث 462، دار إحياء التراث العربي، بيروت لبنان، عام النشر: 1406 هـ 1985 م)

59) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 26/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

60) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، 991/2، الحديث 1360، دار إحياء التراث العربي بيروت)

61) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، 1000/2، الحديث 1373، دار إحياء التراث العربي بيروت)

فائدہ: ان جیسی اَحادیث سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و دیگر ائمہ کرام نے مدینہ پاک کو مکّہ مُعظّمہ سے سِوائے کعبہ مشرّفہ کے اَفضل ثابت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا کی: «اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما بمكة من البركة» [62]

(بخاری شریف، کتاب فضائل المدینة، صحیح مسلم، کتاب الحج)

یعنی اے اللہ جتنی برکتیں مکّہ مکرمہ میں تو نے رکھی ہیں اس سے دونی برکتیں مدینہ مُنوّرہ میں رکھ دے۔

ایک اور حدیث میں آیا: اللهم اجعل مع البركة بركتين [63] (صحیح مسلم، کتاب الحج)

یعنی اے اللہ مکے کی برکت کے ساتھ دو برکتیں مدینہ میں زیادہ کر۔

فائدہ: ان اَحادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ مُنوّرہ میں مکّہ مکرمہ سے کہیں زیادہ برکتیں رکھی گئی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی دعائیں بلاشبہ قبول ہوئیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اَلْمَدِينَةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّةَ [64] (المعجم الکبیر للطبرانی)

یعنی مدینہ مُنوّرہ مکّہ مکرمہ سے بہتر ہے۔

حکایت: حضرت مُصعب فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی جب مدینہ مُنوّرہ میں آیا تو شُرفائے مدینہ اس کے اِستقبال کے لئے شہر سے باہر گئے جن میں حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

جب خلیفہ مہدی کی نظر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی تو خلیفہ مہدی نے فوراً آگے بڑھ کر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُعانقہ کیا (گلے ملے) جب سب سے مل چکا تو امام صاحب نے خلیفہ سے فرمایا: اے امیر المومنین ابھی تم مدینہ مُنوّرہ میں داخل ہوگے تو تمہارے دائیں اور بائیں سے وہ لوگ گزریں گے جو مہاجرین و اَنصار کی اولاد ہیں تو تم ان کی خِدمت میں سلام پیش کرو کیونکہ روئے زمین پر نہ تو اَہلِ مدینہ سے بہتر کوئی قوم ہے اور نہ مدینہ مُنوّرہ سے بہتر کوئی شہر ہے۔ [65]

انتباہ: تمام علمائے کرام اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ روضۂ انور کا وہ حصّہ جہاں حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر موجود ہے۔ زمینوں، آسمانوں، کعبہ مقدسہ اور عرش معلی سے بھی اَفضل ہے اس کے بعد ساری زمین سے اَفضل کعبہ مقدّسہ ہے۔ اس کے بعد اِختلاف ہے کہ مدینہ مُنوّرہ اَفضل ہے یا مکّہ مکرمہ؟ تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امام مالک اور اَکثر علمائے مدینہ رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ

---

62) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، 994/2، الحديث 1369، دار إحياء التراث العربي بيروت)

63) (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الترغيب في سكن المدينة والصبر على لأوائها، 1001/2، الحديث 1374، دار إحياء التراث العربي بيروت)

64) (المعجم الكبير، عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَافِعٍ، 288/4، الحديث 4450، : مكتبة ابن تيمية القاهرة)

65) (ترتيب المدارك وتقريب المسالك، في أخبار مالك مع الملوك ووعظه إياهم وحسن مقامه، 106/6 ، : مطبعة فضالة المحمدية، المغرب، جزء 6، 7، 8: سعيد أحمد أعراب 19831981م)

مدینہ مُنوّرہ مکّہ مکرمہ سے اَفضل ہے اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے اور قیامت تک حضور اکرم ﷺ کا اِسی میں قیام ہے اور آپ ﷺ کے جسمِ اَنور کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہر آن (ہر لمحہ) اور ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں وہ کسی اور جگہ کہاں نازل ہوتی ہیں؟ نیز شریعت مُطَہَّرہ اور اس کے تمام اَحکام کی تکمیل اِسی شہر میں ہوئی۔ تمام فُتوحات اور تمامُ معاملات ظاہری و باطنی کا حصول یہیں ہوا۔ اسلام کو شان و شوکت اور قوّت و عَظمت یہیں سے حاصل ہوئی۔ اول و آخر کی نیکیاں اور ہدایت و نورانیت کے چشمے یہیں سے جاری ہوئے اور یہیں وہ منبر ہے جو جنت کے حوض پر ہے اور یہیں وہ جنت کی کیاری ہے اور یہیں وہ جبلِ اُحد (اُحد پہاڑ) ہے جو حضور اکرم ﷺ کا محبوب ترین پہاڑ ہے اور یہیں وہ جنت البقیع ہے جس میں آپ ﷺ کے جگر کے ٹکڑے، اَزواجِ مُطَہَّرات اور تقریباً دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار اولیاء و صُلَحاء رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں اور یہیں وہ مسجد نبوی شریف ہے جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے اور یہیں وہ مسجد قُبا شریف ہے جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔[66]

حضرت سعید اپنے والد حضرت اُبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ جب مکّہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو عرض کرتے:

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَايَانَا بِهَا حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْهَا[67] (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب الحج)

یعنی اے اللہ ہماری موت مکّہ میں نہ ہو بلکہ جب ہم مکّہ سے باہر نکل (کر مدینہ پہنچ) جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا[68] (سنن الترمذی، كتاب المناقب)

یعنی جس شخص سے ہو سکتا ہو کہ مدینہ مُنوّرہ میں مرے تو چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

تمنائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اللهم ارزقني شهادة في سبيلك، واجعل موتي في بلد رسولك صلى الله عليه وسلم»[69] (بخاری شریف، كتاب فضائل المدينة)

یعنی اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر مدینہ میں موت نصیب فرما۔

فائدہ: چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خاص مسجد نبوی شریف میں عین حالتِ نماز میں شہادت پائی۔

---

66) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، ج1 ص22 الی 25، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاھور، سن اشاعت 2000ء)

67) (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، بَابٌ فِي الْإِلْحَادِ بِمَكَّةَ وَالنَّهْيِ ---، 245/3، الحديث 2661، : مكتبة ابن تيمية القاهرة)

68) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ، 719/5، الحديث 3917، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

69) (صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب كراهية النبي صلى الله عليه وسلم أن تعرى المدينة، 23/3، الحديث 1890، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

مُحِبّانِ مدینہ مُنوّرہ کے اَطوار: سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوائے ایک حج کے جو فرض ہے اور حج نہیں کیا صرف اسی لئے کہ کہیں مدینہ مُنوّرہ کے سوا کسی اور جگہ موت نہ آجائے چنانچہ ہمیشہ مدینہ مُنوّرہ میں رہے اور وہیں انتقال فرما کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔[70]

(جذب القلوب، صفحہ۲۵)

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی مدینہ مُنوّرہ سے باہر تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت روتے اور بار بار فرماتے:

نَخْشَى أَنْ نَكُونَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِينَةُ[71] (البداية والنهاية، ثم دخلت سنة إحدى ومائة)

یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ دور کر دیتا ہے۔

مکی مدنی نبی ﷺ کی مدینہ مُنوّرہ سے محبت کا نمونہ: نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ مُنوّرہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمالِ شوقِ وصال (ملاقات کے کمال شوق) سے تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوشِ انور (کندھے) سے گرا دیتے اور فرماتے: هذه أرواح طيبة [72] یعنی یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔ اور چہرۂ انور پر جو گرد و غُبار پڑتا اس کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابی گرد و غُبار سے بچنے کے لئے سر اور مُنہ چھپاتے تو آپ ﷺ روک دیتے اور فرماتے خاکِ مدینہ شفاء ہے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: " غبار المدينة شفاء من الجذام "[73]

(جامع الحديث، كتاب قسم الاقوال، جمع الجوامع او الجامع الكبير للسيوطى، الباب حرف الغين)

یعنی مدینہ مُنوّرہ کا غُبار جُذام یعنی کوڑھ کے لئے شفاء ہے۔

وفا الوفاء شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "والذي نفسي بيده إن في غبارها شفاء من كل داء "[74]

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، جامع الاصول من اَحاديث الرسول)

یعنی قسم ہے اس ذاتِ اَقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

فائدہ: علامہ زُرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ مدینہ مُنوّرہ کی مٹی میں شفاء ہے[75] لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی۔

---

70) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب اول، ذکر مدینۃ منورۃ والقاب مبارکہ، 29/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

71) (البداية والنهاية، وَهَذِهِ تَرْجَمَةُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، 195/9، دار الفكر، عام النشر: 1407 هـ 1986 م)

72) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، التاسعة عشرة: اهتمامه صلّى الله عليه وسلّم بأمر الدعاء لها، 66/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

73) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، ما جاء في أن ترابه شفاء، 59/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

74) (جمع الجوامع المعروف بـ «الجامع الكبير»، حرف الغين، 765/5، الحديث 15823، الأزهر الشريف، القاهرة جمهورية مصر العربية، الطبعة: الثانية، 1426 هـ 2005 م)

75) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الثاني: في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، 178/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا یمن فتح ہو گا تو بعض لوگ وہاں کے حالات سنیں گے اور پھر اپنے اہل وعیال کو اور ان کو جو ان کے کہنے میں آجائیں گے لے کر وہاں چلے جائیں گے۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ [76] (صحيح مسلم، كتاب الحج، مسند احمد)

یعنی حالانکہ مدینہ اُن کے لئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں۔

اِسی طرح شام فتح ہو گا تو لوگ وہاں کے حالات سُن کر اور اپنے اہل و عیال وغیرہ لے کر وہاں چلے جائیں گے۔ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ﴿یعنی حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں۔﴾ اور عراق فتح ہو گا اور لوگ وہاں کے حالات سن کر اپنے اہل وعیال وغیرہ کو لے کر وہاں چلے جائیں گے۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ [77] (صحيح مسلم، كتاب الحج، مسند احمد)

یعنی حالانکہ مدینہ اُن کے لئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں۔

فائدہ: حافظ اِبنِ حجر عَسقلانی اور امام نَووی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اِرشاد مبارکہ کے عین مطابق ہوا اور یہ ملک اسی ترتیب سے فتح ہوئے اور لوگ وہاں منتقل ہوئے۔ [78]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ سر سبز و شاداب زمینوں کی طرف نکل جائیں گے وہاں ان کو خوب کھانے پینے کو ملے گا اور کثرت سے سواریاں ملیں گی تو وہ اپنے عزیز واقرباء (قرابت داروں) کو بھی دعوت دیں گے۔

هلم إلى الرخاء، هلم إلى الرخاء، والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون [79] (صحيح مسلم، كتاب الحج)

یعنی کہ یہاں آجاؤ یہاں بڑی پیداوار ہے یہاں آجاؤ یہاں بڑی پیداوار ہے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللَّهُ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [80]

---

[76] (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، 1008/2، الحديث 1388، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[77] (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، 1008/2، الحديث 1388، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[78] (المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب الحج، باب ترغيب الناس في سكنى الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ، 158/9، تحت الحديث 1388، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثانية، 1392)

[79] (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب المدينة تنفي شرارها، 1005/2، الحديث 1381، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[80] (مسند أبي يعلى، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ، 347/10، الحديث 5943، دار المأمون للتراث – دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 1984)

یعنی مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانیں اور کوئی شخص یہاں کے قیام کو بد دل (مایوس) ہو کر نہیں چھوڑے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس سے بہتر یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ مُنوّرہ کی تکلیفوں اور سختیوں کو برداشت کر کے یہاں رہے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من أراد أهل هذه البلدة بسوء يعني المدينة أذابه الله كما يذوب الملح في الماء [81] (صحيح مسلم، كتاب الحج)

یعنی جس نے اہلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کا اِرادہ کیا تو اللہ اس کو ایسے گُھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ظُلْمًا أَخَافَهُ اللهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا [82] (مسند احمد، حديث السائب بن خلاد)

یعنی جو شخص ظُلماً اہلِ مدینہ کو ڈرائے اللہ تعالیٰ اُس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ کی اور مَلائکہ (فرشتوں) کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ آذَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ آذَاهُ اللهُ [83] (جامع الحديث، قسم الاقوال، جمع الجوامع او الجامع الكبير للسيوطى)

یعنی جس نے اہلِ مدینہ کو اَذیّت (تکلیف) پہنچائی اللہ اس کو اَذیّت پہنچائے گا۔

حکایت: اُمرائے فتنہ (جگہ کا نام) میں سے ایک امیر مدینہ مُنوّرہ میں آیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس وقت مدینہ مُنوّرہ میں تھے اور بُڑھاپے کی وجہ سے اُن کی بَصارت (نظر) میں ضُعف (کمزوری) آگیا تھا۔ لوگوں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مَصلَحتِ وقت (مناسبِ وقت) یہ ہے کہ آپ چند دن کے لئے مدینہ مُنوّرہ سے باہر چلے جائیں اور اس ظالم کے سامنے نہ آئیں تاکہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ آپ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ مُنوّرہ سے نکلے اتفاقاً راستے میں ایک جگہ بہ سببِ ضُعفِ بَصارت (نظر کی کمزوری کے سبب) ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رَسولُ اللہ ﷺ کو ڈرایا۔ بیٹوں نے کہا ابا جان! رَسولُ اللہ ﷺ کو ڈرانا کیونکر ہے آپ کی تو وفات شریف ہو گئی؟ فرمایا میں نے رَسولُ اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اہلِ مدینہ کو ڈرایا تو بے شک اس نے مجھے ڈرایا۔ [84] (وفاء الوفاء)

حضور ﷺ نے فرمایا:

---

[81] (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله، 1007/2، الحديث 1386، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[82] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، 92/27، الحديث 16557، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

[83] (جمع الجوامع المعروف بـ «الجامع الكبير»، حرف الميم، 335/8، الحديث 20074، الأزهر الشريف، القاهرة جمهورية مصر العربية، الطبعة: الثانية، 1426 هـ 2005 م)

[84] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، بسر بن أرطاة يغزو المدينة 43/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

"المدينة مُهَاجَرِي، ومَضْجَعِي من الأرض، وحَقٌّ على أُمتي أَن يُكْرِموا جِيراني ما اجْتَنَبُوا الكبائرَ، فمن لم يَفْعَلْ ذلك سقاه الله عَزَّ وَجَل من طِينَةِ الخَبَالِ، عُصَارَةِ أَهلِ النَّارِ".[85] (جامع الحديث، قسم الاقوال)

یعنی مدینہ میری ہجرت گاہ اور میری خوابگاہ ہے اور قیامت کے دن یہیں سے میرا اُٹھنا ہے۔ لہٰذا میری اُمت پر میرے پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت لازم ہے جبکہ وہ کبائر (گناہ کبیرہ) سے بچیں تو جس نے ان کے حقوق کی حفاظت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی وہ دوزخ میں پیپ اور خون پلایا جائے گا۔

فيا ساكني أكناف طيبة كلّكم ... إلى القلب من أجل الحبيب حبيب[86] (روضة المحبين ونزهة المشتاقين، زرقانی علی المواهب)

یعنی اے مدینہ طیّبہ کے رہنے والو! تم سب کے سب میرے دل کو محبوب ﷺ کی وجہ سے محبوب ہو۔

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ اور فضائل مدینۃ الرسول" میں پڑھیئے۔

خلاصة الفضائل: بطور نمونہ چند فضائل تفصیلاً عرض کئے گئے اب مجموعی طور پر اِجمالاً چند فضائل کی تلخیص (خلاصہ) حاضر ہے اگر انہیں زبانی یاد کرلی جائے تو عشقِ رسول ﷺ کے لئے اِکسیر (موثر دوا) کا کام دیں گے اور حسنِ اتفاق یہ ہے کہ کل (تمام) چہل (۴۰) فضائل پر مشتمل ہیں۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح و شام نازل ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں ایک نماز ایک ہزار رکعت اور بروایتِ دیگر پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی پچاس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

★ مدینہ مُنوّرہ کی مٹی حضور ﷺ کے قدموں کی برکت سے خاکِ شفاء ہے۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں سو میں سے نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور باقی دس ساری دنیا میں۔

★ مدینہ مُنوّرہ کے باشندے روزِ محشر سب سے پہلے مَحشور (اکٹھا) ہوں گے اور سب سے اول ان کی شفاعت ہو گی۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں مکّہ مُعظّمہ سے دوگنی برکت کے لئے حضور ﷺ نے دعا مانگی ہے۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں رحمتِ عالم ﷺ کا دربار فیض آثار ہے۔ ائمہ اہلِ بیت اور صحابہ کرام کے مکانات و مزارات ہیں۔

★ مدینہ مُنوّرہ میں حضور ﷺ کے روضہ مبارک اور منبر مبارک کے درمیان بہشت (جنّت) کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

---

85) (جمع الجوامع المعروف بـ«الجامع الكبير»، "ال مع الميم"، 148/4، الحديث 11809، الأزهر الشريف، القاهرة جمهورية مصر العربية، الطبعة: الثانية، 1426 هـ 2005 م)

86) (روضة المحبين ونزهة المشتاقين، الباب العشرون: في علامات المحبة وشواهدها، 271/1، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة: 1403 هـ/1983 م)

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ کی تعمیل (حکم کی بجاآوری) ہوتی ہے۔

(وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (پارہ ۵، سورت النساء، آیت ۶۴)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔)

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے سے حضور ﷺ بذاتِ خود جواب دیتے ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے تمام اَفکار و غَموم رَفع (تمام فکر اور غم دور) ہو کر دل کو تسکین (سکون) واطمینان حاصل ہوتا ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ستونِ حنّانہ (ستونِ حَنّانہ سے مراد کھجور کا وہ خشک تنا ہے جس سے مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحبھا الصّلٰوۃ والسّلام میں سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے) موجود ہے جو حضور ﷺ کے فراق (جدائی) میں چیخیں مار کر رویا تھا۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حضور ﷺ کا منبر، محراب اور مسجد موجود ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں جو برکت ہے وہ روئے زمین پر اور کہیں نہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ کے باشندے سارے دنیا سے خوش خَلق ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں تقریباً کل روئے زمین کے مسلمان موجود ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے اسلامی شان و شوکت معلوم ہوتی ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں بادشاہ و مساکین سب دربارِ نبوی ﷺ میں برابر کھڑے رہتے ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں جنتی پہاڑ جبل اُحد موجود ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ہر قسم کی ترکاریاں موجود ہیں اور ہر چیز باوجود اژدہام (لوگوں کے کثیر ہونے کے باوجود) سستی ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ایک جگہ ہے جو بَیتُ اللہ شریف بلکہ عَرشِ عظیم سے بھی اَفضل ہے۔ (روضہ انور ﷺ)

★مدینہ مُنوّرہ میں قَطع نظر (ماسوا) اور خوبیوں کے ایک ایسا متبرّک (بابرکت) مکان ہے جو دنیا بھر میں اپنی نظیر (مثال) نہیں رکھتا۔

★مدینہ مُنوّرہ میں سنگ دل سے سنگ دل (پتھر دل) مسلمان بھی چلا جائے تو اس کا دل بھی واپس جانے کو نہیں چاہتا۔

★مدینہ مُنوّرہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کسی قوم کا گزر نہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ہزارہا عاشقانِ رسول مقبول ﷺ تعلقاتِ دنیاوی چھوڑ کر اُسی در کے ہو رہے ہیں اور یہ شعر وردِ لَب ہے:

★مدینہ مُنوّرہ میں سُکونت (اقامت) تمام دنیا بھر سے بہتر ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ سے اسلام نکلا اور تمام دنیا سے پِھر پِھرا کر اُسی جگہ واپس آجائے گا۔

★مدینہ مُنوّرہ میں قیامت تک عُلماءِ حق موجود رہیں گے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں دجّال، طاعون اور دابۃُالارض قیامت تک داخل نہ ہونے پائینگے کیونکہ وہاں دروازوں پر فرشتے محافظت (نگہبانی) کے لئے کھڑے ہوں گے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ایک قبرستان ہے جہاں کے مدفونوں کے واسطے بَہشت (جنت) کی بَشارت (نوید) آچکی ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں مسجد نبوی کے اندر ایک چھوٹا سا کنواں ہے جو کوثر کے نام سے موسوم ہے جہاں کا پانی پینے سے ظاہر و باطنی بیماریوں سے شفاء ہو جاتی ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہو کر انسان قسم کھالے کہ میں بَہشت میں ہوں تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوتا ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں ایک ایسا نورانی گنبد ہے جس کی زیارت کرتے وقت عاشقانِ رسول ﷺ کی مبارک روحیں وُفورِ شوق (کثرتِ شوق) سے پرواز کر جاتی ہیں حضرت شہیدی ہندی وغیرہ جیسی صَدہا (سینکڑوں) مثالیں موجود ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ کی خدمت گزاری اور جاروب کشی (جھاڑو دینے کے عمل) کو بڑے بڑے بادشاہ مثل سلطان روم وغیرہ اپنے لئے فخر و مُباہات (غرور وناز) کا موجَب (سبب) سمجھتے رہتے ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے اس خدائی حکم کی تعمیل (فرمانبرداری) ہوتی ہے جو قرآن مجید میں: وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الخ سے ظاہر ہوتا ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ کی کھجوریں ساری دنیا سے لذیذ اور شیریں تر ہیں۔

★مدینہ مُنوّرہ میں وہ رحمۃ للعالمین موجود ہیں جن پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے۔

★مدینہ مُنوّرہ میں حاضر ہونے سے فرمانِ نبوی کی تعمیل ہوتی ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

شوال ۱۴۱۶ھ، ۵ مارچ ۱۹۹۶ء بروز منگل